از مولانا محمد شہاب الدین ندوی
ناظم فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ وچیئرمین دارالشریعہ بنگلور (بھارت)

قرآن اور نباتات

نباتات کی گواہی توحید اور رسالت پر

نوٹ :- یہ لیکچر ۳ ستمبر ۱۹۹۴ء کو فرقانیہ اکیڈمی میں دیا گیا جو قرآن اور سائنس کے موضوع پر ماہانہ لیکچرس کی تیسری کڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں جتنی بھی چیزیں پیدا کر رکھی ہیں ان میں نباتات (پیڑپودوں) کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، کیونکہ نباتات کے بغیر کوئی بھی انسان یا حیوان زندہ نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ ہماری غذا ہی نہیں بلکہ ہماری زندگی کی اکثر چیزیں نباتات ہی سے حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً اناج، دالیں، ترکاریاں، پھل، میوے اور مصالحہ جات وغیرہ پیڑپودوں ہی سے یافت ہوتے ہیں۔ نیز مختلف قسم کی دوائیوں کا حصول بھی جڑی بوٹیوں سے ہوتا ہے، اسی طرح جلانے کی لکڑی، کوئلہ، میزکرسیاں، رسی، ٹوکریاں اور عمارتی لکڑی وغیرہ کا ماخذ بھی درخت ہی ہیں۔ گویا انسانی زندگی کا سارا دارومدار نباتات ہی پر ہے، اور اس اعتبار سے تخلیقات الٰہیہ میں پیڑپودے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس کارخانہ قدرت میں ایسی بہت سی چیزیں ہیں جن پر انسان ایک اچٹتی نظر ڈال کر گزر جاتا ہے اور ان سے کوئی عبرت یا سبق حاصل نہیں کرتا۔

انسان اپنی غذا کا جائزہ لے :-

اللہ تعالیٰ نے اس عالم مادی کو ایک خاص انداز سے پیدا کیا ہے اور اس میں انسان کی عبرت و بصیرت کے لئے قدم قدم پر بے شمار اسباق ودیعت کردیئے ہیں۔ تاکہ انسان ان کی طرف متوجہ ہو اور ان مظاہر میں غور و فکر کرکے وہ اپنے خالق اور مالک حقیقی کو پہچانے اور بغاوت و سرکشی کا راستہ چھوڑ دے، چنانچہ قرآن مجید میں ایک موقع پر بڑی تاکید کے ساتھ فرمایا گیا ہے کہ انسان اپنی غذا کی طرف نظر ڈال کر دیکھے کہ وہ کن کن اسباب و ذرائع سے اور کس قدر حیرت انگیز طریقے

نقش آغاز

پاکستان میں امریکہ کی کھلی جارحیت

پچھلے دنوں پاکستان کی سرزمین پر ایک ایسا روح فرسا واقعہ پیش آیا۔ جس نے ہر محب وطن پاکستانی کو اس بات کے سوچنے پر مجبور کیا کہ کیا واقعی ہم آزاد ہیں؟ اور گولڈن جوبلی اور رنگارنگ تقریبات منانے میں آج ہم حق بجانب ہیں؟۔

گذشتہ دنوں امریکہ کے ایف بی آئی اور سی آئی اے کے ایجنٹوں نے پاکستانی اعلیٰ احکام کی سرپرستی اور مکمل تعاون کے ساتھ قانون اور آئین کی پرواہ کیے بغیر اور غیرت ملی۔ وحمیت دینی کو بالائے طاق رکھ کر ایک پاکستانی (ایمل کانسی) کو امریکہ کے حوالہ کردیا۔ جس پر تمام ملک میں احتجاج کیا گیا اور آج تک اخبارات میں اسکے متعلق مضامین اور بیانات کا لاتناہی سلسلہ جاری ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ یہ "صدائیں" یقیناً صدا بصحرا ثابت ہونگی۔ امریکہ کی پاکستان میں یہ پہلی براہ راست کاروائی نہیں بلکہ اس حکومت کے برسراقتدار آتے ہی (پبی) کے قریب مہاجر کیمپ میں عالم اسلام اور پاکستان کی سالمیت کی جنگ لڑنے والے عرب مجاہدین کو (امریکی قونصلیٹ) کی ہدایات اور نگرانی میں حکومت پاکستان کی پولیس اور ایجنسیوں کے کارندوں نے چن چن کر صلوۃ خوف کے دوران (ماورائے عدالت) قتل کردیا تھا، اور اس سے پہلے محترمہ کے دور میں رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں جناب بابر صاحب نے ایک عظیم مجاہد رمزی یوسف کو چند ڈالروں کے عوض فروخت کردیا تھا۔ شاید علامہ نے اسی موقع پر کہا تھا!

ع قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

آج ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ میاں نوازشریف اور بے نظیر بھٹو دونوں امریکہ کے "ذلہ ربا" اور "گماشتے" ہیں۔ دونوں اپنے "آقا" امریکہ کو خوش کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کے لئے تگ ودو میں مصروف ہیں۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

طرح نباتات بھی سانس لیتے ہیں۔فرق صرف اس قدر ہے کہ حیوانات آکسیجن لے کر کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں ، جبکہ اسکے برعکس نباتات کاربن ڈائی آکسائیڈ اخذ کرکے آکسیجن خارج کرتے ہیں ،اس دوطرفہ عمل کے باعث فضامیں آکسیجن کا تناسب برقرار رہتا ہےورنہ تمام حیوانات بشمول انسان آکسیجن کی کمی کےباعث مرجاتےاور یہ اللہ کی ربوبیت کاحیرت انگیز عمل ہے۔

۴). دونوں جنسوں میں احساس وادراک پایا جاتا ہے اور یہ دونوں اضاف رنج وراحت محسوس کرتے ہیں جیسا کہ ایک ہندستانی سائنسدان سرجگہ یئس چندر بوس نے اس سلسلے میں تجرباتی مظاہرہ کرکے دنیا کے تمام سائنس دانوں کو چونکا دیا ہے۔

۵). جس طرح حیوانات کھاتے پیتے ہیں اسی طرح نباتات بھی کھاتے پیتے ہیں ، مگر نباتات کی غذا پانی اور چندسادہ عناصر ہوتے ہیں ، جب کہ اس کے برعکس حیوانات تیار شدہ غذا استعمال کرتے ہیں۔

۶). جس طرح حیوانات " شادی بیاہ " کرکے بچے پیدا کرتے ہیں اسی طرح پیڑپودے بھی شادی بیاہ کرکے اولاد جنتے ہیں ، لیکن فرق یہ ہے کہ پودوں اور درختوں میں شادی بیاہ کا عمل براہ راست نہیں بلکہ بالواسطہ ہوتا ہے اور یہ نباتاتی زندگی کا بہت ہی دلچسپ باب ہے ، اور ان کے بچے وہ بیج یا اناج یا پھل وغیرہ ہوتے ہیں جن کو پیڑپودے جنم دیتے ہیں۔ اگر نباتات میں یہ عمل نہ ہوتو پھر تمام حیوانات اور انسانوں کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا ہے :

قل انظروا .... غور سے دیکھو کہ زمین اور اجرام سماوی میں کیا کیا چیزیں موجود ہیں (یونس ۱۰۱)

دنیائے نباتات میں نظم وضبط :-

واضح رہے کہ مذکورہ بالا تمام حقائق تجرباتی ومشاہداتی سائنس کے ذریعہ پوری طرح ثابت ہیں ۔ روئے زمین پر اس وقت چار لاکھ سے زیادہ قسم کے پیڑپودے اور جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں اور ان میں سے ہر نوع کی خصوصیات مختلف ہوتی ہیں ۔ نباتات میں اعلیٰ درجے کا نظم وضبط پایا جاتا ہے اور ہر نوع ہزاروں سالوں سے اپنی نوعی خصوصیات برقراررکھے ہوئے ہے ، جس میں کبھی تغادت نہیں ہوتا ۔ ظاہر ہے کہ اتنا اعلیٰ درجے کا نظم وضبط آپ سے آپ رونما اور برقرار نہیں رہ سکتا ۔ لہذا منطقی اعتبار سے ایک خلاق ہستی کا وجود تسلیم کرنا پڑتا ہے جس کے اشاروں پر یہ سارا نظام چل رہا ہے ۔ مادہ پرستوں نے اس نفیس اور بے داغ نظام کے لئے " ارتقاء " کا نظریہ گھڑلیا ہے ، جس کے ذریعہ ربوبیت کے ان مظاہر کی معقول توجیہہ نہیں ہوتی اور زندگی کے معمے

حل نہیں ہوتے، بلکہ لامحال طور پر ایک خدا کا وجود تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے اسی وجہ سے قرآن حکیم میں جگہ جگہ نباتاتی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور ان میں کارفرما نظامات کا مطالعہ ومشاہدہ کرنے اور پھر ان سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی پرزور دعوت دی گئی ہے۔

مناظر فطرت میں خدائی جلوے :-

چنانچہ بعض آیات میں نباتات میں پائی جانے والی خوبصورتی ، رونق اور حسن کاری کو خدا کے وجود کی دلیل قرار دیا گیا ہے :

والارض .... اور ہم نے زمین کو (اس کی پوری گولائی میں) پھیلایا اور اس میں پہاڑوں کو نصب کردیا اور اس میں (رنگ برنگے) خوشنما ازواج (پھول پھل اور شگوفے) اگادیئے ، ہر اس شخص کی بصیرت و سبق آموزی کے لئے جو خدا کی طرف رجوع کرنے والا ہو ۔ (ق : ۷ ۔ ۸)

چنانچہ مختلف قسم کے درختوں اور پیڑ پودوں میں جو خوشنمائی اور رعنائی موجود ہے وہ ایک ماہرترین کاریگر کی صناعی پر دلالت کرتی ہے ۔ رنگ برنگے پھولوں ، منقش اور شگوفوں میں مختلف رنگوں کا جو حسین امتزاج ہوتا ہے وہ بڑا ہی جاذب نظر ، من بھاتا اور دلفریب منظر پیش کرتا ہے ۔ مناظر فطرت کی گلکاریوں اور اس کے حسین وجمیل نقش ونگار میں ایک خلاق ہستی کا جلوہ نظر آتا ہے ۔ اگر یہ کائنات بغیر کسی خالق اور بغیر کسی کاریگر کے خود بخود وجود میں آگئی ہوتی تو دنیائے نباتات میں یہ حسن کاریاں اور دلفریبیاں موجود نہ ہوتیں ۔ آپ نباتاتی مظاہر کا جائزہ لیجئے آپ کو کہیں بھی بے ڈھنگا پن یا بدنظمی نہیں ملے گی ۔ظاہر ہے کہ اس قدر نظم وضبط اور رکھ رکھاؤ ایک مدبر ومنتظم کے بغیر ممکن ہو ہی نہیں سکتا ۔

نباتات میں قانون زوجیت کی کارفرمائی :-

دنیائے نباتات میں سب سے زیادہ تحیر خیز چیز قانون زوجیت کی کارفرمائی ہے ۔ یعنی جس طرح حیوانات میں نر و مادہ پائے جاتے ہیں اسی طرح پیڑپودوں میں بھی ربوبیت کا یہ قانون دکھائی دیتا ہے اور اس کا ذکر قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر آیا ہے ۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو :

وانزل من .... اور اس نے بادل سے پانی برسایا ۔ پھر ہم نے اس پانی کے ذریعہ (زمین سے) نباتات کے جوڑے نکالے ۔ (طٰہٰ : ۵۳) اور دوسری جگہ ارشاد ہے :

سبحان الذی .... پاک ہے وہ (رب برتر) جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا ، جن کو زمین اگاتی ہے ، اور خود ان کی اپنی جنس میں ، اور ان چیزوں میں بھی جن کو یہ لوگ نہیں جانتے ۔ (یٰس : ۳۶)

اس ربانی انکشاف سے ثابت ہوتا ہے کہ قانون زوجیت (یعنی نرومادہ کا وجود) جس طرح عالم انسانی میں موجود ہے اسی طرح وہ عالم نباتات میں بھی پایا جاتا ہے ۔ نیز یہ کہ اس آیت کریمہ کے مطابق دنیا میں اسی بہت سی چیزیں پائی جاتی ہیں جن میں یہ قانون موجود ہے ،مگر ان چیزوں کو انسان نہیں جانتا۔

ایک باخبر ہستی کا وجود :-

اوپر سورۂ یٰس کی جو آیت پیش کی گئی ہے اس سے دو اہم باتیں ثابت ہوتی ہیں : اول یہ کہ جس خلاق ہستی نے یہ ہمہ گیر قانون بنایا ہے وہ بہت زیادہ قدرت والی اور برتر ہستی ہے ۔
دوم یہ کہ اسے اپنی تمام تخلیقات اور ان میں موجود بھیدوں کا علم حاصل ہے ، اسی بنا پر اس نے اپنے کلام میں صدیوں پیشتر اپنی تخلیقات اور ان کی اندرونی مشنری کی خبر پہلے ہی سے دے رکھی ہے ۔ ظاہر ہے کہ نباتات کے جوڑے جوڑے ہونے کی حقیقت موجودہ دور کی دریافت ہے جس سے قدیم انسان واقف نہیں تھا ، لہذا ثابت ہوتا ہے کہ اس کائنات میں ایسی کوئی باخبر ہستی ضرور موجود ہے جو اس کائنات کے تمام رازوں اور بھیدوں سے واقف ہے ، یہی خدا ہے ۔

اس بحث سے مزید دو حقیقتیں ثابت ہوتی ہیں ۔ پہلی حقیقت یہ کہ قرآن مجید ایک ایسا برحق وبرتر کلام ہے جو مظاہر کائنات کے رازہائے سربستہ کا امین ہے ، اور دوسری حقیقت یہ کہ جس معزز ہستی کے توسط سے یہ کلام پیش کیا گیا ہے ، یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سچے اور صادق تھے ۔ اس طرح کے کائناتی حقائق سے توحید (خداکاوجود اور اس کی وحدانیت) رسالت اور قرآن تینوں چیزوں کی حقانیت ثابت ہوتی ہے ۔

قرآن اور کائنات کی گواہی :-

واقعہ یہ ہے کہ مظاہر کائنات (خدائی تخلیقات) کے جائزے سے ایک عظیم قدرت والی ہستی کا وجود ثابت ہوتا ہے اور قرآن مجید کے مطالعہ سے ایک باخبر ہستی کا سراغ ملتا ہے اور ان دونوں (قرآن مجیداور کائنات) کے تقابل سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جس ہستی نے یہ رنگارنگ عالم تخلیق کیا ہے اسی نے یہ کتاب برحق بھی نازل کی ہے ۔ اور ان دونوں کے تقابل سے اہل ایمان کے علم ویقین میں اضافہ ہوتا رہتا ہے ۔ جیسا کہ اس سلسلے میں خود ارشاد باری ہے ۔
خلق السمٰوت ـــــــــ اللہ نے زمین اور آسمان کو حقانیت (حکمت و مصلحت) کے ساتھ پیدا کیا ہے بلاشبہ اہل ایمان کے لئے اس میں ایک بڑی نشانی موجود ہے ۔ (عنکبوت : ۴۴)

اس اعتبار سے قرآن اور کائنات ایک دوسرے کے لئے گواہ اور شاہد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ گویا کہ انسان خود اپنی تحقیقات کے ذریعہ قرآن مجید کے دعووں اور اس کی بیان کی مسلسل تصدیق اور تائید کرتا جارہا ہے۔ مگر اب تک اس کتاب حکمت کا کوئی بھی دعویٰ غلط یا بے بنیاد ثابت نہیں ہوسکا ہے اور نہ قیامت تک ایسا ہوسکے گا۔ کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے۔ جس میں خلاف واقعہ بات کا گزر نہیں ہوسکتا۔

نباتات میں ازدواجی عمل:۔

جدید تحقیقات کی رو سے اس وقت روئے زمین پر سوا ملین (ساڑھے بارہ لاکھ) کے قریب حیوانات ونباتات پائے جاتے ہیں، جن میں دو تہائی حیوانات اور ایک تہائی نباتات ہیں۔ (ملاحظہ ہو اسیموس گائیڈ ٹو سائنس : ۳۰۴/۲)

حیوانات و نباتات میں ازدواجی ملاپ کے طریقے مختلف ہیں۔ مگر ہر نوع میں نر کو متوجہ کرنے کے لئے مادہ کو حسن وخوبصورتی سے لیس کیا گیا ہے۔ چنانچہ نباتات میں یہ عمل پھولوں میں واقع ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے پھولوں کی انتہائی خوشنما اور پرکشش بنایا گیا ہے۔ ان میں نر پھول الگ اور مادہ پھول الگ ہوتے ہے۔ مگر ان کی بارآوری براہ راست نہیں ہوتی، بلکہ یہ عمل مختلف قسم کے حشرات، پرندوں، تتلیوں اور شہد کی مکھیوں وغیرہ کے ذریعے ہوتا ہے، جو پھولوں میں موجود مٹھاس کھانے کے لئے ان کی طرف لپکتے ہیں۔ مگر انجانے پن میں بہت بڑی خدمت بھی انجام دے دیتے ہیں۔ چنانچہ ان پھولوں میں موجود ننھے ننھے زردانے یا زرگل (POLLEN GRAINS) ان حشرات کے ٹانگوں سے چپک جاتے ہیں اور اس طرح جب وہ ایک پھول سے دوسرے پھول کی طرف بڑھتے ہیں تو وہ نر پھولوں کے زردانے مادہ پھولوں تک پہنچانے کا باعث بنتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں مادہ پھول بارآور ہوکر پھل کی شکل اختیار کرلیتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ایک حکیمانہ طریقے سے اپنے مخلوق کو رزق پہنچارہی ہے۔ ہماری دنیا میں تقریباً ڈھائی لاکھ پھولدار پودے موجود ہیں۔ (دی نیو بک آف پوپلر سائنس : ۳۴/۴) جن میں یہ عمل مختلف طریقوں سے انجام پاتا ہے۔ اس اعتبار سے انسانی اور حیوانی غذا نباتات کے "ازدواجی ملاپ" سے برآمد ہوتی ہے۔ اگر پودے میں زوجیت کا یہ عمل واقع نہ ہوتو پھر انسان کو اناج کا ایک دانہ بھی نہ مل سکے گا۔ غور فرمائیے کہ رب العالمین کتنے حیرت انگیز طریقے سے انسان کو اس کی روزی فراہم کررہا ہے۔ مگر انسان ہے کہ وہ اپنے خالق ومالک کا رزق کھاکر بھی اس کا

شکر ادا نہیں کرتا بلکہ الٹا انکار کر کے اس کی نافرمانی کرتا ہے یا خدا کی خدائی میں دوسرے دیوتاؤں کو شریک کر کے عملاً اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا انکار کرتا ہے۔

یاایھاالناس ــــــ اے لوگوں اللہ کی نوازش کو یاد کرو جو تم پر ہے۔ بھلا اللہ کے سوا کوئی دوسرا خالق بھی ہے جو تم کو زمین اور آسمان سے رزق دیتا ہے؟ (فاطر:۳)

خلاق عالم کا مظاہرہ قدرت:-

اس موقع پر دو مزید حقیقتیں بھی پیش نظر رہنی چاہیں جو وجود خداوندی کی بہت بڑی دلیلیں ہیں۔ اول یہ کہ خالق ارض وسمانے روئے زمین پر پائی جانے والی تقریباً بارہ لاکھ انواع حیات (جاندار چیزوں) میں سے ہر نوع کا ایک مخصوص ضابطہ مقرر کیا ہے اور اسی کے مطابق تمام کو مخصوص اعضائے تناسل بھی اس طرح عطا کئے ہیں گویا کہ ہر جوڑا ایک دوسرے کے لئے بالکل فٹ ہے۔ یہ مخصوص نوعی اعضاء اور نوعی ضوابط "ارتقاء" کا نتیجہ نہیں بلکہ نقاش فطرت کی خلاقیت وربوبیت کے نقوش ہیں۔ ظاہر ہے کہ لاکھوں انواع حیات میں سے ہر جوڑے کے لئے ایک دوسرے کے مطابق اعضاء کا پایا جانا خود بخود نہیں ہوسکتا۔ اور ایک اندھے بہرے مادہ میں یہ عمل خود کارانہ طور پر جاری نہیں ہوسکتا۔ اسی بناء پر اختلاف انواع اور ان میں جاری قانون زوجیت کے وجود کو باری تعالیٰ کی توحیداور اس کی بے مثال قدرت کی دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور اس ضابطہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف راہ یابی کا ایک ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

سبحان الذی ـــــ پاک ہے وہ ذات برتر جس نے تمام جوڑوں کو (خصوصی طور پر) تخلیق کیا ہے۔ (یٰس:۳۶)

ومن کل شئی ـــــ اور ہم نے ہر چیز کا جوڑا بنایا ہے تاکہ تم متنبہ ہوسکو۔ لہذا تم اللہ کی طرف دوڑو۔ میں تو تمھیں کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں۔ (ذاریات: ۴۹۔ ۵۰) یعنی یہ ایسا حیران کن ضابطہ ہے جس کے مشاہدہ کے بعد ایک خلاق ہستی کا وجود تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں رہ جاتا۔ اور اس بدیہی حقیقت کا انکار ایک معاند شخص ہی کرسکتا ہے۔

نباتات کا مظاہرہ شرافت:-

اور دوسری حقیقت جو پہلی حقیقت سے بھی زیادہ حیران کن بلکہ مادیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے والی ہے، یہ کہ نباتاتی دنیا میں اس ہمہ گیر قانون ازدواج کے باعث کوئی انتشار یا پراگندگی پائی نہیں جاتی اور ایک نوع دوسری سے بارآور نہیں ہوتی۔ بلکہ ثابت ہوتا ہے کہ پردے

کے پیچھے کوئی ایسی ہستی یا خفیہ ہاتھ ضرور موجود ہے جو ان لاکھوں انواع (پیڑپودوں) کی نگرانی کررہا ہے، ورنہ بہت ممکن تھا کہ ایک نوع دوسری سے بارآور ہوجاتی۔ مثلاً آم کے درخت میں امرود نمودار ہوجاتے، یا انار کے پیڑ میں سنترے دکھائی دینے لگتے، یا پپیتے کے درخت میں کیلے نظر آتے، یا گلاب کے پودے میں چنبیلی ظاہر ہوجاتی "وقس علی ذالک" اس قسم کی "حرامی" نسل کا دنیائے نباتات میں عدم وجود سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نباتاتی زندگی انتہائی شریفانہ ہے جو صرف اپنی ہی نوع سے بارآور ہوتے ہیں، کسی دوسری نوع کے "زردانوں" کو قبول نہیں کرتے، خواہ حشرات وغیرہ کے ذریعہ دوسری انواع کا مواد ان تک کیوں نہ پہنچ جائے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے علم نباتات (باٹنی) کی تھوڑی سی تفصیل ضروری ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا پیڑپودوں میں بارآوری کا عمل پھولوں میں ہوتا ہے، اور یہ عمل براہ راست نہیں بلکہ بالواسطہ طور پر کیڑوں، مکوڑوں، تتلیوں، شہد کی مکھیوں اور ہوا وغیرہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ پھولوں کا رس چوستے وقت ان ننھی منی مخلوق کی ٹانگوں سے جو زردانے چپک جاتے ہیں وہ نرپھولوں سے ہوکر مادہ پھولوں کہ بیضہ دانیوں (OVARIES) تک پہنچ جاتے ہیں جو صراحی دار ہوتی ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ بارآور ہوکر پھل دینے لگتے ہیں۔ نباتات کی اصطلاح میں اس عمل کو "عمل زیرگی" (POLLINATION) کہاجاتا ہے۔ مگر خدا کی قدرت وربوبیت کا تماشہ دیکھئے کہ ایک جگہ یاباغ میں بیسوں قسم کے درخت اور پودے ہوتے ہیں، جہاں پر بارآوری کے یہ ایجنٹ (یعنی مذکورہ بالاحشرات) ایک پھول سے دوسرے پھول تک اور ایک درخت سے دوسرے تک جاتے اور مسلسل ان کا رس چوستے رہتے ہیں۔ لہذا بہت ممکن تھا اور ہے کہ ایک نوع کے پھولوں کے زردانے دوسری نوع کے پھولوں تک بھی پہنچ جاتے ہوں۔ مگر اس کے باوجود کبھی بھولے سے بھی یہ پھول غلطی نہیں کرتے اور کسی دوسری نوع کا مادہ ہرگز قبول نہیں کرتے۔ تو کیا مادہ پرستانہ نقطہ نظر سے اس حیرت انگیز مظہرفطرت کا عقدہ کشائی ممکن ہے؟ پھر کیا ایک نگران اور منتظم ہستی کا وجود تسلیم کئے بغیر یہ معمہ حل ہوسکتا ہے؟ اگر یہ دنیا بغیر کسی خالق ومدبر کے خود بخود چل رہی ہے تو پھر آم کے درخت میں امرود اور انار کے درخت میں سیتا پھل لگنے سے کیا چیز مانع ہے؟ یہ پوری دنیائے سائنس کے سامنے ایک بہت بڑاسوال ہے جسے وہ حل کرے۔ اس اعتبار سے قرآن [illegible] حقائق ہی بیان نہیں کرتا بلکہ فلسفے کا رخ بھی متعین کرتے ہوئے اسے نئی نئی منزلوں سے آشنا کرتا ہے، تاکہ فکرونظر کی اصلاح ہو

ایک قرآنی انکشاف :-

نباتات کے اس مظاہرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ نباتاتی زندگی کا یہ پہلو انتہائی شریفانہ ہے جو اپنی نوع کے علاوہ کسی دوسری نوع سے بارآور نہیں ہوتے ۔ ورنہ انسانی زندگی مشکل ہوجاتی ۔ اسی وجہ سے قرآن حکیم نے نباتات کو " شرافت" کا سرٹیفکیٹ دیا ہے جس کی حقیقت تحقیقات جدیدہ کے بعد واضح ہوسکی ہے ۔ چنانچہ ارشاد باری ہے :

وانزلنا من ــــــ اور ہم نے بادل سے پانی برسایا پھر ہم نے زمین میں قسم باقسم کے شریف نروماده (پھول پودے) اگادیئے ۔ (لقمان : ۱۰)

اولم یروا ــــــ کیا ان (منکرین) نے زمین کا مشاہدہ نہیں کیا کہ ہم نے اس میں کتنے ہی معزز نرومادہ (پھول پودے) اگادیئے ہیں ؟ (شعراء : ۷)

واضح رہے اس موقع پر قرآن مجید نے نباتات کے لئے " زوج کریم " کے الفاظ استعمال کئے ہیں جو قابل توجہ ہیں ۔ لفظ زوج کا اطلاق کسی بھی جوڑے کے ایک فرد پر ہوتا ہے ، خواہ وہ نر ہو یا مادہ ۔ اور جب زوجین کہا جائے تو اس سے ایک جوڑے کے دونوں افراد مراد ہوتے ہیں ، جن کے درمیان رشتہ ازدواج قائم ہو ۔ یہ اس لفظ کا حقیقی مفہوم ہے ، جب کہ مجازاً لفظ زوج کا اطلاق کسی خنسف (قسم) پر بھی ہوتا ہے ۔ چنانچہ خود قرآن ہی میں مذکور ہے ۔ " فیھما من کل فاکھۃ زوجان " (جنت میں ہر قسم کے میووں کی دو قسمیں ہوں گی) ۔

موجود دور سے پہلے اس لفظ کے مجازی معنیٰ مراد لئے جاتے تھے ۔ مگر تحقیقات جدیدہ کے باعث اب اس کے حقیقی معنیٰ مراد لینا ممکن ہوگیا ہے ۔ بہرحال مذکورہ بالا آیات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے نباتات کے اس مظاہرہ کو اپنا عمل بتایا ہے ۔

قرآن رازہائے کائنات کا امین :-

اس قسم کے بے شمار اسرار سربستہ ہیں جو اس کتاب حکمت میں صدیوں پہلے بیان کردئے گئے ہیں ۔ تاکہ وقت آنے پر وہ ربانی انکشافات کاروپ دھار کر نوع انسانی کو متنبہ کرسکیں ۔ اسی بناء پر ارشاد ہے ۔

قل انزلہ ــــــ کہہ دو کہ اس کتاب کو اس ہستی نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کے تمام بھیدوں سے واقف ہے ۔ (فرقان : ۶)

غرض نباتات ہی نہیں بلکہ اس عالم مادی کی ہر مخلوق اور ہر مظہر فطرت طبعی اعتبار سے خالق کائنات کی نگرانی ونگہبانی میں رواں دواں ہے اور کوئی بھی چیز یہاں پر آزاد یا بے مہار نہیں ہے، سوائے انسان کے جسے شرعی واخلاقی لحاظ سے فکر و عمل کی آزادی دے کر خیر و شر میں امتیاز کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

اللہ خالق ـــــ اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگران ہے۔ (زمر: ۶۲)

بل لہ مافی ـــــ بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کا مالک وہی ہے۔ کل مخلوق اسی کی فرمانبردار ہے۔ (بقرہ: ۱۱۶)

دلائل ربوبیت اور خدائی منصوبہ بندی:۔

جیسا کہ عرض کیا گیا قرآن حکیم میں نباتات کے مختلف مظاہر اور ان کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ ایک خاص انداز میں موجود ہے اور انسان کو سائنٹفیک نقطہ نظر سے ان مظاہر میں غور وخوض کرنے اور ان نظاموں میں کارفرما حقائق کا پتہ چلانے کی تاکید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان نباتاتی مظاہر کا مشاہدہ کرنے والوں کے لئے اللہ کی قدرت وربوبیت کی بہت سی نشانیاں رکھ دی گئی ہیں۔

انظروا الیٰ ـــــ ان (پیڑ پودوں میں پھلوں) کے اگنے اور پکنے کے مناظر کو غور سے دیکھو۔ یقیناً اس باب میں ایمان لانے والوں کے لئے کافی نشانیاں (دلائل ربوبیت) موجود ہیں۔ (انعام: ۹۹)

ظاہر ہے کہ اس قسم کی دعوت فکر وہی دے سکتا ہے جس نے پورے نظام اور منصوبہ بندی کے ساتھ اس کائنات اور اس کے مختلف مظاہر کا نظم وضبط کر رکھا ہو۔ اس لئے اس سلسلے کے سارے حقائق خدائی منصوبے کے مطابق منظر عام پر آرہے ہیں اور وہ ایک خاص انداز میں قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ اور انسان خود اپنی ہی تحقیقات کے زور میں قرآن عظیم کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ لہذا یہ کوئی معمولی بات یا معمولی واقعہ نہیں ہے بلکہ فلسفیانہ نقطہ نظر سے ایک انوکھا اور عظیم واقعہ ہے جس کی طرف پوری نوع انسانی کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ اس قسم کی کوئی دوسری مثال پورے انسانی لٹریچر میں نہیں ملتی، اس طرح کہ اس کے سارے دعوے تحقیقات جدیدہ کی روشنی میں نکھر نکھر کر سامنے آرہے ہوں۔ اور اس کا کوئی دعویٰ آج تک غلط یا خلاف واقعہ ثابت نہیں ہو سکا ہے۔

خلاصہ بحث یہ کہ قرآن مجید وہ آخری آسمانی صحیفہ ہے جو ہر قسم کے تغیر وتبدل سے

محفوظ ایک سچا اور برحق کلام ہے جو جدید سائنس اور اس کی تحقیقات کی روشنی میں نہ صرف کھرااترتا ہے بلکہ وہ ہر دور میں انسان کے فکر ونظر کی اصلاح کرتے ہوئے اسے علم وفلسفے کی نئی نئی راہیں بھی دکھاتا ہے ۔ آج کے خطبہ میں نباتاتی زندگی کے صرف بعض مظاہر کی جھلکیاں پیش کی گئی ہیں، انشاء اللہ اگلی صحبت میں اس سلسلے میں نباتاتی زندگی کے مزید حقائق بیان کئے جائیں گے ۔ اور خاص کر وقوع قیامت کے ثبوت میں عالم نباتات سے چند سائنٹفیک دلائل پیش کئے جائیں گے جو موجودہ غافل انسانوں کے لئے ایک تازیانے کا درجہ رکھتے ہیں ۔

ایک عظیم اور لازوال صحیفہ :-

واقع یہ ہے کہ عالم نباتات کے گہرے مشاہدہ وجائزہ سے ایک حیرت انگیز افعال والی ہستی کا وجود ثابت ہوتا ہے ۔ ورنہ نباتاتی زندگی میں اس قدر تنظیم ، منصوبہ بندی ، حسن کاری اور گہری حکمت ممکن نہیں ہوسکتی ، اور یہ مطالعہ وجائزہ ہمارے ایمان میں پختگی کا باعث ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک سچا سائنس دان ایک پکامومن وموحد بن سکتا ہے ، اور یہ چیز تب ہی ممکن ہے کہ جب علم اور ایمان یا دین اور سائنس دونوں میں تطبیق دی جائے ۔ ورنہ ان دونوں میں تفریق کے باعث خوفناک نتائج برآمد ہوتے ہیں ، اور وہ معاشرہ کبھی ترقی نہیں کرسکتا جو ان دونوں میں تفریق کی دعوت دیتا ہے ۔ اس سلسلے میں قرآن مجید ہمارے لئے دلیل راہ ہے جو معتدل ومتوازن نقطہ نظر رکھتے ہوئے نظام کائنات میں کھلے دل ودماغ کے ساتھ غور کرنے اور اس سے صحیح منطقی نتائج اخذ کرنے کی دعوت دیتا ہے ۔ قرآن حکیم کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ وہ ہردور کے تقاضے کے مطابق انسان کی صحیح رہنمائی کرتا ہے جو اس کے نظام دلائل کا ایک حصہ ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ اس عظیم اور لازوال صحیفہ حکمت میں قیامت تک ہردور کی منطق اور اس کی لانفسیات کے مطابق رہبری کرنے کی صلاحیت روزاول ہی میں ودیعت کردی گئی ہے جس کی وجہ سے وہ سدابہار رہے گا ۔ اور اس کے نئے نئے حقائق ہر دور میں جلوہ گر ہوکر انسانی کو مبہوت وششدر کرتے رہیں گے ۔ چنانچہ ایک حدیث نبوی کے مطابق "قرآن کے عجائب کبھی ختم نہیں ہوسکیں گے ۔" (ترمذی)